

22870 - بنك كو عمارت كرايه پر دينے كا حكم اور كيا كرايه كى رقم حلال ہے؟

سوال

ہم نے سودی لین دین کرنے والے ایک بنك كو عمارت كرايه پر دی ہے، تو كيا حاصل كردہ كرايه حلال ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

سودی لین دین کرنا حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے، نہ تو تم خود ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم و زیادتی کی جائے گی البقرة (278 - 279)

دوم:

جب سودی لین دین کرنا حرام ہو چکا تو پھر اس پر کسی بھی قسم کا تعاون کرنا بھی حرام ٹھہرا، اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو المائدة (2).

اور اس بنا پر تمہارے لیے کوئی جگہ سودی لین دین کرنے والے بنك كو كرايه پر دینی جائز نہیں ہے اس لیے کہ ایسا کرنے میں اس کبیرہ گناہ سود میں بنك کے ساتھ معاونت ہوتی ہے۔

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، سود کھلانے والے، اور اسے لکھنے والے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس حدیث میں باطل پر اعانت کرنے کی حرمت پائی جاتی ہے۔ اھ

اور سندھی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب پر لعنت صرف اس لیے کی کہ وہ گناہ میں شریک ہیں۔ اھ

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں ایک عمارت کا مالک ہوں، اور ایک بنک نے اسے کرایہ پر دینے کی درخواست کی ہے، اور یہ بنک سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں سے ہے، تو کیا میرے لیے اس بنک اور اس طرح دوسرے سودی لین دین کرنے والوں کو یہ عمارت کرایہ پر دینا جائز ہے؟

تو کمیٹی کے علماء کرام رحمہم اللہ کا جواب تھا:

ایسا کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ مذکورہ بنک اسے سودی لین دین کرنے کا اڈا بنائے گا، اور اسے اس غرض سے عمارت کرایہ پر دینی حرام کام میں اس کا تعاون کرنا ہے۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تو فرمان یہ ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو المائدۃ (2)۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2 / 423 - 424)۔

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

معاصی و گناہ پر تعاون کرنے کی حرمت پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث بہت زیادہ ہیں، اور اسی طرح مذکورہ دلائل کی بنا پر سودی بنکوں کو جائداد اور عمارتیں کرایہ پر دینا جائز نہیں ہیں۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2 / 395)۔

اور آپ جو اجرت اور کرایہ بنک سے لے رہے ہیں وہ حرام ہے، اسے نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر کے

اس حرام مال سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، اور اس میں جتنی بھی جلدی ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کریں۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو جسم بھی حرام پر پلا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے "

اسے طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (4519) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور جو کرایہ آپ اس کی حرمت کا علم ہونے سے قبل لیتے رہے ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے سود کی حرمت نازل کی تو یہ فرمایا .

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی آئی ہوئی نصیحت سن کر رُک گیا تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد البقرة (275) .

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (2492) اور (8196) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم .